سیرت وسوانح

امام بقی بن مخلد قرطبیؒ

—— عبدالرشید عراقی ——

شیخ الاسلام ابو عبد الرحمٰن امام بقی بن مخلد قرطبی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق علم حدیث کی طرف زیادہ توجہ کی اور اس علم میں کمال حاصل کیا' جس کی وجہ سے ان کا شمار اکابر محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ علمائے فن نے حدیث میں ان کے صاحبِ کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے اور لکھا ہے :

یانع فی الجَمع والرِّوایة

"حدیث کی روایت میں ان کو بڑا انہماک تھا۔"

حفظ و ضبط اور صدق و ثقاہت میں بھی ممتاز تھے۔ علمائے فن نے ان کو ثقہ' حجتِ ثابت اور "من الحُفّاظ المُحدِّثین" لکھا ہے۔

فقہ و اجتہاد میں بھی امام بقی بن مخلد کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ کسی خاص مذہب یا امام کے پابند نہ تھے' بلکہ خود فقیہہ و مجتہد اور صاحب اختیارات تھے۔ حافظ ابنِ عساکر اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے :

وکان مجتهدًا متخیراً لا یُقلِّدُ اَحداً

"وہ مجتہد' صاحب اختیارات تھے اور کسی امام کے مقلد نہ تھے۔"

امام بقی بن مخلد کے علم و فضل اور علوم اسلامیہ میں ان کے یگانہ روزگار ہونے کا اربابِ سیر' تذکرہ نگاروں اور علمائے فن نے اعتراف کیا ہے' اور ان کو امام' احد الائمۃ الاعلام' عدیم المثال اور یکتائے روزگار لکھا ہے۔

ولادت : شیخ الاسلام ابو عبد الرحمٰن بقی بن مخلد ۲۰۱ھ میں اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ و تلامذہ : امام بقی بن مخلد کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست وسیع ہے۔ حافظ ابنِ عساکر اور حافظ ذہبی نے اپنی اپنی کتابوں میں ان کے اساتذہ کی فہرست درج کی ہے۔

ان کے اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، امام ابو بکر، عبداللہ بن ابی شیبہ شامل ہیں اور تلامذہ میں ان کے صاحب زادے احمد بن بقی اور محمد بن وزیر جیسے مشاہیرِ اسلام شامل ہیں۔

طلب علم کے لئے سفر : امام بقی بن مخلد نے علم کی تحصیل و تکمیل کے لئے مغرب و مشرق کے اکثر اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو "ذُوْ رِحْلَةٍ وَاسِعَةٍ" یعنی کثیر الاسفار بتایا ہے۔

علوم کی اشاعت : امام بقی بن مخلد کا سب سے بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مشرقی ممالک سے واپسی کے بعد اندلس کی سرزمین کو احادیث و روایات کی نشر و اشاعت سے معمور کر دیا۔ حافظ ابنِ عساکر نے اس کی تصریح کی ہے کہ انہوں نے متعدد امّہاتِ کتبِ حدیث کو اندلس میں متعارف کرایا۔

رجع الاندلس فملأها علماً جمّاً

"اندلس واپس آکر اس کو علوم سے مملو کر دیا"۔

کتَب المصنّفات الکبار وادخلها الاندلس و نشر بها علم الحدیث

"وہ بڑی اور بلند پایہ کتابوں کو نقل کر کے اندلس لائے اور ان کے ذریعے یہاں پر علم حدیث کی اشاعت کی۔"

علامہ ابنِ الفرضی نے اپنی کتاب "تاریخ العلماء والرواۃ فی الاندلس" میں لکھا ہے کہ امام بقی بن مخلد جب ممالک مشرق سے تحصیل علم کے بعد واپس اندلس تشریف لائے تو درج ذیل کتابیں اپنے ساتھ لائے اور اہل اندلس کو ان سے متعارف کرایا :

"مصنف ابنِ ابی شیبہ، امام شافعیؒ کی کتاب الام، خلیفہ بن خیاط کی کتاب التاریخ و کتاب الطبقات، اور سیرت عمر بن عبد العزیز اموی۔"

امام بقی بن مخلد کی فقہاء کی طرف سے مخالفت : امام بقی بن مخلد امام احمد بن حنبل کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ بڑے متبع سنت تھے۔ آپ ائمہ مجتہدین اور فقہاء کی تقلید کے مقابلہ میں براہ راست احادیث و آثار کی پیروی کرتے تھے۔ جب امام بقی بن مخلد اندلس واپس آئے تو اُس وقت وہاں فقہ مالکی کا غلبہ تھا۔ اس لئے وہاں کے لوگوں کو موطأ امام مالک اور اہلِ مدینہ کی حدیثوں سے زیادہ واقفیت تھی اور اس کے مقابلہ میں اہلِ

عراق قلیل الاحادیث تھے۔ چنانچہ جب امام بقی بن مخلد نے مصنف ابنِ ابی شیبہ کا درس دینا شروع کیا تو فقہاء کی ایک جماعت مسائل میں اختلاف کو برداشت نہ کر سکی اور امام بقی بن مخلد کی مخالفت شروع کردی اور عوام کو ان کے خلاف بھڑکا دیا۔ امام صاحب نے اس مخالفت کے طوفان سے مجبور ہو کر درس بند کردیا۔ جب فرماں روائے اندلس محمد بن عبدالرحمٰن بن حکم اموی جو خود ایک صاحب علم و فضل تھا اور علماء کا بڑا قدر شناس تھا، کو اس ہنگامہ کی اطلاع ملی تو اس نے امام بقی بن مخلد اور ان کے مخالف فقہاء کو دربار میں طلب کیا اور مصنف ابنِ ابی شیبہ منگوا کر خود اس کا مطالعہ کیا اور اس کو پسند کیا۔ اس نے اپنے کتب خانہ میں اس کی نقل فراہم کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ ایسی بے نظیر اور عمدہ کتاب سے ہمارا کتب خانہ خالی نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد امام بقی بن مخلد سے کہا کہ آپ علم کی نشرو اشاعت جاری رکھیں اور احادیثِ رسول ﷺ کا جو ذخیرہ آپ کے پاس موجود ہے اس سے لوگوں کو فیض یاب کریں۔ اور مخالفین کو سخت سرزنش کی کہ آئندہ ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کریں۔ اگر مجھے اس سلسلہ میں کوئی شکایت ملی تو آپ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

اخلاق و عادات : امام بقی بن مخلد بڑے جامع الصّفات تھے۔ زہد و ورع میں بھی ان کا مرتبہ بلند تھا۔ مستجاب الدّعوات تھے۔ ۳۵ مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے تھے۔ حق گوئی اور بے باکی میں بھی اپنی مثال آپ تھے اور سچی بات کہنے میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔

وفات : امام صاحب نے ۲۹ جمادی الثانیہ ۲۷۶ھ کو قرطبہ میں وفات پائی۔ ان کے شاگرد محمد بن یزید نے نماز جنازہ پڑھائی اور بنو عباس کے قبرستان میں سپردِ خاک کئے گئے۔

تصانیف

امام بقی بن مخلد کثیر التصانیف اور باکمال مصنف تھے۔ ان کی کتابیں جامعیت، کثرتِ مطالعہ اور وسعتِ معلومات کا آئینہ دار تھیں اور ان کا شمار اسلام کی اہم اور بنیادی کتابوں میں ہوتا تھا۔ لیکن افسوس کہ ان کی کتابیں بھی قدماء کی طرح ناپید ہو گئیں۔

امام صاحب کی صرف تین کتابوں کے نام ملتے ہیں :

① فتاویٰ صحابہؓ و تابعینؒ و من دونہم

② کتاب التفسیر : بڑی جلیل القدر اور عمدہ تفسیر تھی۔ امام ابنِ حزم اس کو تفسیر ابنِ جریر سے بلند مرتبہ قرار دیتے تھے۔

③ مسند بقی بن مخلد : یہ امام صاحب کی سب سے اہم اور عظیم الشان تصنیف ہے۔ اس کو مسند کبیر بھی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابنِ کثیر کے مطابق اس میں ۱۶۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث درج تھیں اور اس کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔ امام ابنِ حزم کا بیان حافظ ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں :

> "مسند کبیر کو امام بقی بن مخلد نے صحابہ کرامؓ کے ناموں پر مرتب کیا ہے۔ اس میں ۱۳۰۰ سے زیادہ صحابہ کرامؓ کی روایات ہیں۔ ہر صحابی کی حدیث کو فقہ و احکام کے ابواب و عنوانات کے تحت نقل کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ مسند بھی ہے اور مصنف بھی۔ میرے علم میں اس مرتبہ و اہمیت کی اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ انہوں نے اپنی ثقاہت' ضبط' اتقان' حدیث میں جامعیت اور جودتِ شیوخ کے باوجود ۲۸۴ راویوں سے اس کی روایت کی ہے' جو قریب قریب سب مشہور اور بلند پایہ محدث ہیں"۔

حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں کہ :

> "امام ابنِ حزم نے اس کو مسند امام احمد بن حنبل پر ترجیح دی ہے جو میرے خیال میں محلِ نظر ہے۔ مسند احمد بن حنبل اس سے بھی زیادہ جامع و جیّد کتاب ہے۔"

مراجع و مصادر

۱) ابن کثیر' البدایہ والنہایہ
۲) ابن عساکر' تاریخ ابنِ عساکر
۳) ابن الفرضی' تاریخ العلماء
۴) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔